علمِ دین کی فضیلت و اہمیت

22-June-2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثَروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

مختصر وضاحت! یعنی ہم غریبوں کو کوئی منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھا مگر محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرما کر بادشاہوں سے بھی آگے کر دیا اُن پر بے حد دُرود اور لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم " نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ "مسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول:(۱)بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲)جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔❀ ضَرورَتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

30ہزار درہم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ عظیم الشّان کتاب **"عُیونُ الحکایات"** جلد2 صفحہ نمبر55 پر **"علمِ دِین کی عظمت"** سے مالامال ایک بہت ہی پیاری حکایت درج ہے، آیئے! نہایت توجہ کے ساتھ سُنیے اور **"علمِ دِین"** حاصل کرنے کا شوق پیدا کیجئے چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدالوَھّاب بن عَطاء خَفّاف رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدالرحمن

1...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بنواُمیَّہ کے دورِ خلافت میں جب سرحدوں کی حفاظت کے لئے خُراسان گئے تو اس وقت آپ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا اُمید سے تھیں۔آپ اپنی زوجہ کے پاس تیس(30)ہزار دِینار چھوڑکر گئے۔ستائیس(27)سال بعدجب آپ واپس مدینۂ منورہ تشریف لائے۔گھر پہنچ کر نیزے سے دروازہ اندر دھکیلا تو حضرتِ سَیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باہر نکلے۔جیسے ہی انہوں نے ایک مسلح شخص کو دیکھا تو بڑے غضب ناک انداز میں بولے:اے اللہ کے بندے!کیا تُو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟حضرتِ سیِّدُنا فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:نہیں،میں حملہ نہیں کرنا چاہتا۔تم یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے گھر میں داخل ہونے کی جُرأت کیسے ہوئی؟پھر دونوں میں تلخ کلامی ہونے لگی۔قریب تھا کہ دونوں دست و گریبان ہو جاتے۔لیکن ہمسائے بیچ میں آگئے اور لڑائی نہ ہوئی۔جب حضرت سیِّدُنا مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دوسرے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ فوراً چلے آئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ٹوکنے پر حضرت ابو عبدالرحمن فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے فرمایا:میرا نام فرُّوخ ہے اور یہ میرا ہی گھر ہے۔ان کی زوجۂ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سُن رہی تھیں اس بات سے انہیں پہچان گئیں اور کہا:یہ میرے شوہر ہیں اور ربیعہ ان کا بیٹا ہے۔ان کے راہِ خدا میں جاتے وقت ربیعہ میرے پیٹ میں تھا۔یہ سُن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدالرحمن فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھانا کھانے اور آرام کرنے کے کچھ دیر بعد اپنی زوجہ سے پوچھا:وہ 30ہزار دِینار کہاں ہیں جو میں چھوڑ کر گیا تھا؟عرض کی:وہ میں نے ایک جگہ دفنا دیئے تھے،کچھ دن بعد نکال لوں گی۔اتنے میں حضرت سیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں اپنے حلقۂ درس میں چلے گئے اور درسِ حدیث دینے لگے۔حضرتِ سیِّدُنا فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

www.dawateislami.net

نماز ادا کرنے مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب و توجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خوبرو نوجوان انہیں درس دے رہا ہے۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں، جو علم کے موتی لٹا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ربیعہ بن ابو عبدالرحمن ہیں یہ سُن کر آپ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: اللہ ربُّ العزّت جَلَّ جَلَالُہٗ نے میرے بیٹے کو کیسا عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ پھر آپ گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ سے فرمایا: میں نے تمہارے لختِ جگر کو آج عظیم مرتبے پر فائز دیکھا ہے، وہ تو علم کے موتی لُٹانے والا سمندر ہے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ نے کہا: آپ کو اپنے 30 ہزار دِینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ عظمت وبلندی۔ کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تو اپنے بیٹے کی اس عظیم نعمت کے بدلے کچھ بھی نہیں چاہیے۔ آپ کی زوجۂ محترمہ نے کہا: تو پھر سنئے! میں نے وہ تمام مال آپ کے بیٹے پر خرچ کر کے اسے علمِ دین سکھایا ہے۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم نے مال ضائع نہیں کیا بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔ (عیون الحکایات، جلد 2، ص 55)

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص 316)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ علمِ دین ایک عظیم نعمت ہے، اس کے حصول کیلئے مال خرچ کرنا یقیناً بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ ہمارے بزرگوں کی یہی سوچ ہوا کرتی تھی، اسی لئے حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت پر خطیر رقم خرچ فرما دی اور جب حضرت ربیعہ کے والد صاحب کو معلوم ہوا کہ میری رقم سے میرے بیٹے کو علم دین

حاصل کر کے عظیم مقام حاصل ہوا ہے تو خوش ہو کر زوجہ محترمہ سے فرمایا: **تم نے میرا مال ضائع نہیں بلکہ بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔** لاکھوں سلام اُس عظیم باپ پر اور لاکھوں سلام اُس عظیم ماں پر کہ دونوں کی کیسی مدنی سوچ تھی کہ اتنی بڑی رقم علمِ دِین کے حصول کے لیے خرچ کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی کا اِظہار کر رہے ہیں، **اے کاش!** ان علمِ دین کے قدر دانوں کا صدقہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے، آج اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر جائزہ لیں تو شاید شرم کے مارے پانی پانی ہو جائیں کیونکہ ہماری سوچ اس کے اُلٹ ہے، اِتنی بڑی رقم ہم میں سے اگر کسی کے پاس آ جائے، ہو سکتا ہے وہ اس رقم کو ایسی جگہ خرچ کر دے جس سے آخرت کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کوئی سوچتا ہو گا کہ میں تو اتنی بڑی رقم ملتے ہی سب سے پہلے **بیرونِ ملک سفر** کی تیاری کروں گا، کیونکہ یہاں رہ کر تو پُوری ہی نہیں پڑتی، بیرونِ ملک جا کر خوب کماؤں گا، کوئی سوچتا ہو گا میں تو اپنی **عالیشان کوٹھی** بنواؤں گا، **چمکیلی گاڑی** لوں گا، **کوئی کچھ سوچتا ہو گا تو کوئی کچھ!!!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے شوقِ علمِ دین کے صدقے ہمیں بھی اپنا مال اِس راہ میں خرچ کرنے کی سعادتِ عظمٰی حاصل ہو جائے۔ ہمیں بھی نہ صرف خود بلکہ اپنی اولاد کو بھی علمِ دین سکھانا چاہیے، علمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے؟

قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر **علم اور علماء کے فضائل** بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ پارہ 3 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔ (پ۳، اٰل عمرٰن:۱۸)

www.dawateislami.net

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی رئیس المتکلمین حضرتِ مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے علم کی تین(3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علماء کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ علماء کو بھی فرشتوں کی طرح اپنی وحدانیت کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ برحق ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان (علما) کی گواہی بھی فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔ (فیضانِ علم و علما، ص:۹، ملخصاً)

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اہلِ علم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍؕ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: علمائے کِرام عام مومنین سے سات سو(700) درجے بلند ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو(500) سال کی مسافت ہے۔ (قُوتُ القلوب، الفصل الاول الحادی والثلاثون: کتاب العلم وتفضیلہ، بیان آخر فی فضل العلم......الخ، ج ۱، ص ۲۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک عام مسلمان کو جنَّت نصیب ہو یہی اس کے لیے کافی ہے، لیکن عالمِ دین کی قسمت پر رشک کیجئے! کہ علمائے کرام کو نہ صرف جنَّت نصیب ہو گی بلکہ جنَّت میں عام مومنین سے 700 درجے بلند مقام بھی حاصل ہو گا۔

احادیثِ مبارکہ میں علمِ دین کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مبارکہ سے علمِ دین کی فضیلت واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی علمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بیان ہوئے

www.dawateislami.net

ہیں۔آیئے ان میں سے تین (3) احادیثِ مبارکہ سنئے اور اپنے دل میں **علم دین** کی اہمیت اُجاگر کیجئے اور اپنے بچوں رشتہ داروں اور عزیزوں کو علمِ دِین کی طرف راغب کیجئے۔ چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

1. جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہے۔

(ترمذی"، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحدیث: ۲۶۵۶، ج۴، ص ۲۹۴)

2. جو کوئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ **کلمات سیکھے** اور اسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔(**اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب** ج ا ص ۵۴ حدیث ۲۰)

3. اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو علیحدہ کرکے ان سے فرمائے گا: اے عُلما کے گروہ! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبتَلا کروں گا۔ **جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔**

(جامع بیان العلم وفضلہ، الحدیث: ۲۱۱، ص ۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ علمِ دِین حاصل کرنا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا ضامن ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! علمِ دِین کے فضائل کی تو کیا بات ہے! صَدرُ الشَّریعہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس علم سے) وہ علم

www.dawateislami.net

مرا د ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہار شریعت، ۶۱۸/۳، ملخصاً) علم، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، علم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، علم ہدایت کا سرچشمہ ہے، علم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، علم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، علم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، علم مردہ دلوں کی حیات ہے، علم سلامتیِ ایمان کا محافظ ہے، علم مخلوقِ خدا کی محبّت پانے کا سبب ہے۔ اَلغرَض! علم بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، اس میں دِین بھی ہے دنیا بھی، اس میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، اس میں لذّت بھی ہے راحت بھی، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو طلبِ علمِ دِیۡن میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے ہر اِک پرچم سے اُونچا پرچمِ اِسلام ہو جائے

کتاب "فیضانِ علم و علما" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں علمِ دین کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ علم و علما**" کا مطالعہ کرنا بھی بے حد مفید رہے گا۔ اس کتاب میں ❀ علمِ دین حاصل کرنے کی اہمیت ❀ عالم اور علما کی فضیلت ❀ علم کی مجلس میں شرکت کرنے کا ثواب ❀ علمِ دین کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور ان کو ختم کرنے کے طریقوں کا بیان ❀ علم اور علما کی خدمت کرنے کا بیان۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس کہ آج ہمارے دلوں سے علمِ دین کی قدر و منزلت ختم ہوتی جارہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود علمِ دین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو علمِ دین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی علوم وفنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دِینی تعلیم دلوا کر اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لیتی ہیں اور اگر کند ذہن، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُ العلوم یا جامعہ میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے اسلاف بچپن ہی سے اپنی اولاد کو علمِ دین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو علمِ دِین کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود علم و عُلَما کے قدر دان ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ

خلیفہ ہارون رشید بہت نیک اور علم کی قدر و منزلت جاننے والے بادشاہ تھے ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز خلیفہ ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔(1)

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴، بتغیر

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَماء وفقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ اُمورِ سلطنت اوراپنے دیگر دینی ودُنیوی معاملات میں بھی عُلَماء وفقہا کی رائے کو فوقیت دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَماء کے دروازے تک خود حاضر ہوتے اور اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو شاہانہ شان و شوکت اور رُعبِ سلطنت کی پرواکئے بغیر ان کے اعزاز میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالِم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَالمُؤمِنِیْن! رعبِ سلطنت جاتا ہے۔ جواب دیا: **اگر علمائے دین کی تعظیم سے رُعبِ سلطنت جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔**[1]

ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کسائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں علم دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی علمائے کرام کی اس قدر تعظیم بجالا رہے ہیں ...؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَماء کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت واہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اس لہلہاتے گلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان نُفُوسِ قُدسیہ کا کیا اہم کردار ہے۔

اسی طرح اَمیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خود ان کے بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔ (التحفۃ اللطیفۃ فی تاریخ المدینۃ الشریفۃ، ۱/۲۳۳)

حُجّۃُ الاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خود

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵، بتغیر

اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن علمِ دین کی اَہمیّت کا احساس رکھنے والے تھے،ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَھُمَا اللہُ تَعَالٰی زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ اثاثہ بھی جمع کرر کھا تھاجوان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم میں بہت کام آیا۔(اتّحاف السادۃ المتّقین، مقدمۃ الکتاب، ج ۱،ص ۹،ملخصاً)

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جِیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بچپن میں ہی اپنی والدۂ مُحتَرَمہ کی اجازت سے علمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص ۱٦٧، ملخصا) اعلیٰ حضرت،امام اہلسُنّت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے علمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوئے اور صِرف تیرہ(13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مروَّجہ عُلُوم اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۱،۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف اپنی اولاد کو بچپن ہی سے علمِ دِین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرتے ہوئے انہیں علمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تَربِیَت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس جہنّم سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 28 سُورۃُ التَّحرِیم کی آیت نمبر 6 میں اِرشادِ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی

اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وُہی کرتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا صدرُ الافاضل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی خزائنُ العرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عبادَتیں بجا لا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانَعت کرکے انہیں علم و ادب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

رَحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: **كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ**، یعنی تُم سب اپنے مُتَعَلِّقِین کے سردار و حاکم ہو اور تُم میں سے ہر ایک سے روزِ قیامت اس کی رَعِیَّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث: ۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بُخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَعِیَّت سے مراد وہ ہے جو کسی کی نِگہبانی (یعنی نگرانی) میں ہو۔ اس طرح عوام سُلطان اور حاکم کے، اَولاد ماں باپ کے، طَلَبہ اَساتذہ کے، مرِیدین پِیر کے رِعایا ہوئے۔ یُونہی جو مال زَوجہ یا اَولاد یا نوکر کی سپُردگی میں ہو اس کی نِگہداشت اِن پر واجب ہے۔ جس کے ماتَحت کوئی نہ ہو وہ اپنے اَعضاء و جَوارح، اَفعال و اَقوال، اپنے اَوقات اپنے اُمور کا نگہبان ہے۔ اِن سب کے بارے میں وہ جواب دہ ہوگا۔ (نزھۃ القاری، ۲/ ۵۳۰ بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کو چاہئے کہ احساسِ ذمہ داری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی

www.dawateislami.net

مدنی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت اور حُقُوقُ الْعِباد وغیرہ کے شرعی اَحکامات سے بھی اُنہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو علمِ دِین سکھانے کیلئے درسِ نظامی (عالم کورس) کروادیا جائے تاکہ ہمارے بچے علمِ دِین سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور ہماری اُخروی نجات کا سامان بن سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مقصد کی تکمیل کیلیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ قائم ہیں، جامعۃ المدینہ میں طلبہ کو نُورِ علم سے مُنوّر کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ وپرہیزگاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے، اس سلسلے میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ جدول کے مطابق راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بنتے ہیں بلکہ بعض خوش نصیب تو 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی پاتے ہیں۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 92 مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ اپنے درجے کے ذمہ دار کو جمع کرواتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت کی طلبۂ علمِ دین سے محبت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کی اس عملی کیفیت سے خوش ہو کر اپنے تاثرات بیان فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلباء سے بہت محبّت کرتا ہوں اور ان کے صدقے سے اپنے لئے دعائے مغفرت کیا کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے طلبہ کرام نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التّوبہ،

www.dawateislami.net

تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں، **مدنی قافلوں** میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 **مدنی کاموں** کو عام کرنے کے لیے ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبہ ٔ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ وطلبہ **"جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن"** کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ وطلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (للبنات) کی **مدرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے **8 مدنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِد۔ یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔ (فیضانِ سُنّت صفحہ ۵۸۹، ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دِین کے حُصُول کی برکت سے نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کے نیک بندے بھی طالبِ علمِ دِین سے محبّت کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں داخل کروایئے اور خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروایئے۔ اپنے بچوں کو علمِ دِین سے

www.dawateislami.net

محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال کا حصول ہوتا ہے اور بد قسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دِینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مستقبل تاریک ہو جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کرسکے گا اَلغرَض! اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کی بنا پر بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اولاً ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مسلمان جب بھی کوئی کام کرے اس کا مقصد حصولِ دنیا کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا حصول ہو اور خاص کر علمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نیت ہونی چاہیے اور جہاں تک مال و دولت کا تَعلّق ہے تو یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے بہت بعید ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو تنہا چھوڑ دے ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو علمِ دِین حاصل کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مشکلات کو آسان فرمادے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ (جامع بیانِ العم وفضله، باب جامع فی فضل العلم، الحدیث: ۱۹۸، ص ۶۶) تجربہ بھی اس بات کا شاہد ہے کہ کامل اخلاص اور محنت کے ساتھ علمِ دِین حاصل کرنے والے، کئی دنیادار لوگوں سے زیادہ بہتر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں، کئی بڑے بڑے حکمران اور افسران علمائے کرام کے ہاتھ چومتے، ان کی خدمت کرتے اور ان کی جوتیاں اُٹھانے کو سعادت سمجھتے نظر آتے ہیں حالانکہ یہ مقام و مرتبہ دُنیا کے کسی بڑے سے بڑے مالدار کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

علم کی عزت کرنے والا بادشاہ

منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابُو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دعوت

کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وقت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفہ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا اور خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: ''آپ نے جانا کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟'' فرمایا: ''نہیں۔'' بادشاہ نے عرض کی: ''ہارون'' (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے علم کی عزت کی، ایسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔ (1)

امامِ اعظم کی نگاہِ بصیرت

اسی طرح حضرت سیِّدُنا قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لا سکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرتِ امامِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اے خوش بخت! اسے علم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دُور نہیں جب یہ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر امام ابو یوسف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق

1...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵، ملخصاً

www.dawateislami.net

کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھا سکتے ہیں؟ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ استقامت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب عہدۂ قضا ان کے سپرد کر دیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: ''اے امام! یہ حلوہ کھایئے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔'' یہ سُن کر امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے استفسار پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے برسوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت متعجب ہوئے اور کہا: بے شک علم ضرور فائدہ دیتا اور دِین و دنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلاثمائۃ ص۲۷۸، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں ہمارے لئے بہت سے مدنی پھول موجود ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کرام نگاہِ فراست سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں، استادِ کامل کی خاص توجہ انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے، یہ بھی پتا چلا کہ علمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیاداروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو علم کے شیدائیوں کو باآسانی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ علمِ دین خود بھی سیکھیں اور اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا علم سکھائیں، یاد رکھئے! مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی، یہ مال و دولت، بینک بیلنس، عالیشان بنگلے، بڑی بڑی گاڑیاں دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں

www.dawateislami.net

رہ جائے گا، قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا، میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں، سوائے تین کے (1)صدقۂ جاریہ (2)ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے، (3)نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔(1)

فقدانِ علم کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صدقۂ جاریہ، اشاعتِ علمِ دین اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمر بستہ ہوجائیے اور انہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی برائی جَہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرفہرست ہے گھر بار کا معاملہ ہو یا کاروبار کا، دوست احباب کا ہو یا رشتے دار کا، نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا، غرض کیا حقوقُ اللّٰہ اور کیا حقوقُ العباد، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر آشکار ہوجائے گی کہ اس کا بنیادی اور سب سے نمایاں سبب **علمِ دِیْن سے دُوری** ہے۔ علمِ دِیْن کے فُقدان اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات واخلاقیات میں بلکہ عقائد وعبادات تک میں طرح طرح کی برائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کے سدِّباب کے لئے محض علمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے علم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِاہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مریدین، محبین اور مُتَعَلِّقِین کو اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے اُنہیں یہ

1...مسلم، کتاب الوصیة، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، ص ۸۸٦، حدیث: ۱٦۳۱

www.dawateislami.net

مَدَنی مقصد عطا کیا ہے: **مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** آپ کی علم دوستی اور اشاعتِ علمِ دین کی تڑپ کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین وللبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی بابُ المدینہ (کراچی) میں کھولی گئی۔ جہاں 3 اساتذۂ کرام نے عالم کورس (درسِ نظامی) پڑھانا شروع کیا۔ اس جامعۃ المدینہ کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ یہ عمارت علم کے طلب گار اسلامی بھائیوں کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہو گئی۔ چنانچہ اس جامعۃُ المدینہ کو 1998ء میں گلستانِ جوہر جامع مسجد فیضانِ عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے پڑوس میں وسیع عمارت میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مُبلِّغینِ دعوتِ اسلامی کی جانب سے حصولِ علمِ دین کی بھرپور ترغیب کے نتیجے میں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول، راہِ خدا میں سفر کرنے والے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر بنے، وہیں کثیر تعداد نے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کے ساتھ ساتھ باقاعدہ علمِ دین کے حصول کے لئے **جامعۃُ المدینہ** کا بھی رُخ کیا۔ یوں دنیا بھر بالخصوص پاکستان میں جامعۃُ المدینہ کی مزید شاخیں کھلتی چلی گئیں۔ تادمِ بیان صرف پاکستان میں 402 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں کم و بیش 26013 طلبہ وطالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سینکڑوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جواہر علم سے اپنی جھولیاں بھر کر سندِ فراغت بھی پاچکے ہیں۔ آپ بھی اپنا نام خوش نصیبوں میں داخل کروایئے اور اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروایئے، اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں اور دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کیجئے اور انہیں اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخل کروانے کا ذہن دیجئے۔ اس سے جہاں چہار جانب علم کی روشنی پھیلے گی اور جہالت کے اندھیرے چھٹیں گے وہیں آپ کے لیے بھی صدقۂ جاریہ

www.dawateislami.net

کا سلسلہ ہو جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے 103 سے زائد شُعبہ جات کو چلانے کے لیے کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے کے اَخراجات ہوتے ہیں، جو مُخَیّر حضرات کے تَعاوُن سے ہی پُورے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی، دِیْنِ اسلام کی نمائندگی کرنے والی، اس کے پیغام کو عام کرنے والی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو مدنی تحریک ہے، اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا تَعاوُن کرنا، حقیقتاً دِیْنِ اسلام ہی کی مدد کرنا ہے اور جو دینِ اسلام کی مدد کرتا ہے، اس کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے

وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ (پ۱۷، الحج: ۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ خود اس کی مدد فرمائے گا جو اس کے دِین کی مدد کرے گا۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: اَوْلِیاءُ اللہ کی مدد کرنا، نبی کی خدمت، علمِ دِیْن پھیلانا، سب اللہ کے دِیْن کی مدد ہے۔ (نور العرفان ص ۵۴۷) چونکہ دعوتِ اسلامی علمِ دِین پھیلانے، گناہوں سے بچانے اور سُنَّتوں کا عامل بنا کر سچا عاشقِ رسول بنانے والی تحریک ہے، اس لیے اس کی مدد کرنا بھی دِین کی مدد کرنا ہی کہلائے گا۔ یاد رکھئے! سونے، چاندی، نقدی وغیرہ سے دِیْن کی مدد کرنا، کوئی نیا عمل نہیں ہے بلکہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ترغیب پر حضرتِ سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اپنے گھر کا سارا مال بارگاہِ رسالت میں حاضر کرنا۔ (سنن الترمذی،

www.dawateislami.net

۳۸۰/۵، حدیث: ۳۶۹۵، ملخصاً) گویا ہمیں یہ سبق دے رہا ہے کہ دِین کی سربُلندی کے لیے ایک مسلمان اپنامال قُربان کرنے سے گریز نہ کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربُلندی کیلئے حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کا اپنامال قُربان کرنے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! مَوجُودہ دَور میں بھی دِینی کاموں کے لئے مدنی عَطیّات (چندہ) جمع کرنا اَشَد ضروری ہے۔ پیارے آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: آخرزمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہوگا۔ (المعجم الکبیر، ۲۷۹/۲۰، حدیث: ۶۶۰، ملخصاً)

اس حدیثِ پاک سے جہاں میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا علمِ غیب ثابت ہوا، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک زمانہ میں دِین کا کام کرنے کے لیے پیسے کی سخت ضرورت پڑے گی، فی زمانہ جو حالات ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، چونکہ دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، اس لیے اس کے اَخراجات کو پُورا کرنے کیلئے ایک خطیر رقم درکار ہوتی ہے۔ رَجَبُ المُرجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمضانُ المبارَک میں لوگ بکثرت صَدَقات و عَطیّات کی اَدائیگی کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وجہ سے ان مہینوں میں مدنی عَطیّات اکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، ہمیں بھی حُصُولِ ثواب کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی تَرَقّی کے لیے اپنے گھر، رشتہ داروں اور اَہلِ محلّہ کو صدقہ کے فضائل بتاکر خُوب خُوب مدنی عطیات جمع کرنے چاہئیں۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر فضائلِ صدقات پر مشتمل احادیثِ مُبارکہ ذِکر فرمانے کے بعد ان سے ماخوذ چند فوائد بیان فرمائے ہیں۔ آیئے ان میں سے کچھ فوائد ہم بھی سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: (1) (صدقہ دینے والے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بُری موت سے بچیں گے، 70 دروازے بُری موت کے بند ہوں گے (2) عُمریں زیادہ ہوں گی

(3)رِزْق کی وُسعَت ،مال کی کثرت ہو گی،(4)آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر (70) قسم کی بلا دُور ہو گی(5) شکستہ حالی دُور ہو گی(6)مددِ الٰہی شاملِ حال ہو گی۔(7) رحمتِ الٰہی ان کے لیے واجب ہو گی۔(8)ملائکہ اُن پر دُرود بھیجیں گے۔(9)ان کے گناہ بخشے جائیں گے، مغفرت ان کے لئے واجب ہو گی،(10)خدمتِ اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔(11) ان کے ٹیڑھے کام دُرُست ہوں گے۔(12)آپس میں محبتیں بڑھیں گی۔(13)اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور درجے بُلند ہوں گے۔(14)روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے،(15)آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے۔(16)خدا عَزَّوَجَلَّ نے چاہاتو اس مُبارک گروہ میں ہوں گے، جو حُضُور پُر نُور سَیّدِ عالم، سرورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَعلِ اقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہو گا۔(فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص ۱۵۲، ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام سعادتوں کو پانے کے لیے نہ صرف اپنے مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتہ داروں، دوستوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک** میں **ماہِ مدنی انعامات** منایا جا رہا ہے: **فرمانِ امیر اہلسنّت:** (29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک) ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرما لیجئے اور اپنے لیے مدنی انعامات کے **12 ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرما لیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کر کے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ

کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروا دیجئے۔

دُعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (4)

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿7﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شَفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**) 26 رمضان المبارک 1438ھ 22 جون 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلّ **ماہِ رمضان** کے مدنی مذاکروں کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ماہِ رمضان المبارک میں روزانہ بعدِ عصر و بعدِ تراویح 2 مدنی مذاکروں کی مدنی بہاریں عام ہیں، ان مدنی مذاکروں میں OB Van کے ذریعے مختلف شہروں کے عاشقانِ رسول بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو یعنی 24 جون **بعد عصر و بعدِ تراویح مدنی مذاکرے** کا

---

1 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ''تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں''۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ **"قضا نمازوں کا طریقہ"** مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (□) جہنم کی خوفناک وادی (□) ہزاروں برس کے عذاب کا حقدار کون؟ (□) اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہوگا؟ (□ مجبوری میں ادا کا ثواب ملیگا یا نہیں (□) توبہ کے کون کون سے ارکان ہیں؟ (□) جمعۃُ الوداع میں قضائے عمری پڑھنا کیسا؟ (□) قضائے عمرے کا حنفی طریقہ (□) تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟ (□) کیا سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے؟ (□) رات کے آخری حصے میں سونا کیسا؟ اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے **"امیر اہلسنّت** کا رسالہ **"قضا نمازوں کا طریقہ"** کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور **نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم کیجئے**۔ بڑا سائز (11) روپے چھوٹا سائز (6) روپے

رسالہ: **نماز عید کا طریقہ:** اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (□) نمازِ عید کے لیے جانے سے قبل کی کیا کیا سُنّتیں ہیں؟ (□) **نمازِ عید کا طریقہ** (□) نمازِ عید کس پر واجب ہے؟ (□) عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟ (□) عید کے دن کیا کیا اعمال بجالانا **مُستحب** ہے (□) عید کے خطبے کا شرعی حکم کیا ہے؟ بڑا سائز 8 روپے ۔۔ چھوٹا سائز 5 روپے

پمفلٹ "(صدقۂ فطر وزکوٰۃ کی اہم معلومات)" 2 روپے۔

مجلس اِمامت کورس

مجلس امامت کورس کے تحت ان شاءاللہ العزیز <u>**6 شوال المکرم 1438ھ بمطابق یکم جولائی 2017ء**</u> سے ان شہروں کے **مرکزی جامعۃ المدینہ** میں **"امامت کورس"** کے داخلوں کا آغاز ہو گا۔

<u>(باب المدینہ کراچی، زمزم نگر (حیدر آباد)، نواب شاہ، گھمبٹ (باب الاسلام سندھ)، خان پور، مدینۃ الاولیاء ملتان</u>

www.dawateislami.net

شریف، سردار آباد (فیصل آباد)، قبولہ شریف، جوہر ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور، گجرات، ضیاء کوٹ (سیالکوٹ)،اسلام آباد،ڈیرہ اسماعیل خان،ڈڈیال (کشمیر)

شرائط: عمر کم از کم 22سال ہو، اُردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو، دیکھ کر تلاوتِ قرآن کر سکتا ہو، داڑھی شریف والا ہو، مدنی ماحول سے وابستہ ہو، مدنی حُلیے کی پابندی لازمی ہے۔

یہ چیزیں ساتھ لائیں: ضروری کتب وموسم کے مطابق سامان، نگرانِ ڈویژن مشاورت کا تصدیق نامہ اوران کے شناختی کارڈ کی کاپی، اپنے والد صاحب یا سرپرست کا اجازت نامہ اوران کے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ لائیں۔

رابطہ کیلئے:imamatcoursepak@dawateislami.net-----فون اور واٹس ایپ نمبر:-0312-6341263

جامعۃ المدینہ میں داخلے

الحمد للہ عزوجل! دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ** للبنین (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبہ کرام وطالبات کو علمِ دین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علماء اور مدنیہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارب کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلایئے۔ **امیر اہلسنت فرماتے ہیں**: ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم وعالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں، **داخلوں کی آخری تاریخ 10 شوال المکرم (متوقع 5 جولائی 2017ء)** ہے۔ اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **پیر شریف کو دن 9 تا 1** رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبر۔(0311-1753826)(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net :---------

jamiapak@dawateislami.net

www.dawateislami.net